مسائل قربانی

مصدقہ

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالشکور ترمذی نوراللہ مرقدہ

ترتیب

مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی

مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

تصدیق وتوثیق

رشحاتِ قلم

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سیّد عبدُالشکور ترمذی نور اللہ مرقدہ
بانی: جامعہ حقانیہ ساھیوال (سرگودھا)

الحمد للّٰہ و کفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد:

گذارش آنکہ مسلمانوں کے عام اور ضروری مسائل قربانی بتلانے کے لئے علماء کرام نے کئی کتابیں اور رسائل اردو میں لکھے ہیں اسی سلسلہ کی کڑی یہ مختصر رسالہ ''مسائل وفضائل قربانی'' بھی ہے اس میں قربانی کے مسائل معتبر فقہ حنفی کی کتابوں سے لئے گئے ہیں اس لئے ان مسائل پر بغیر کسی تردد کے عمل کرنا ضروری ہے۔

احقر نے یہ سب مسائل دیکھ لئے، سب معتبر اور کتب فتاویٰ کے موافق ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے لئے اس کو مفید اور نافع بنائیں اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا
۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

بعد الحمد والصلوٰۃ:

گذارش آنکہ جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا کی طرف سے عیدالاضحیٰ کے موقع پر عشرہ ذوالحجہ اور قربانی سے متعلق یہ چند اہم اور ضروری مسائل وفضائل معتبر کتب ورسائل سے منتخب کر کے مسلمانوں کے فائدہ کے لئے شائع کئے جارہے ہیں۔

عیدالاضحیٰ اور قربانی سے متعلق بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ چند صفحات بہت مفید ثابت ہوں گے تاہم اس سلسلہ کے لئے کتاب ''بارہ مہینوں کے فضائل واحکام'' اور رسالہ'' مسائل وفضائل قربانی'' مؤلفہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی نوراللہ مرقدہ کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے نفع کو عام وتام فرماویں اور مسلمانوں کے لئے اس کونافع فرماویں، آمین ثم آمین، فقط۔

سید عبدالقدوس ترمذی

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۲۰/ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسائل وفضائل وقربانی

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے عشرہ ذوالحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں، ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کی عبادت کرنا شب قدر کی عبادت کے برابر ہے، چونکہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ سے تیرھویں تاریخ تک چار یوم کا روزہ رکھنا حرام ہے لہٰذا روزہ رکھنے کی یہ فضیلت نویں تاریخ تک کے لئے ہے۔ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ رکھنے کا ثواب دوسال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک حدیث کے مطابق عرفہ کا روزہ رکھنے والے کے دوسال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

تکبیر تشریق

عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کی صبح سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز کے بعد بآواز بلند ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے اور مقیم ومسافر اس میں برابر ہیں اسی طرح مرد وعورت دونوں پر واجب ہے البتہ عورتیں آہستہ کہیں، تکبیر تشریق یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

عید کے مسائل

عید کی نماز اسی جگہ پڑھنا واجب ہے جہاں جمعہ پڑھنا درست ہو، یعنی

عید کے صحیح ہونے کے لئے شہر، قصبہ یا ایسا بڑا گاؤں ہونا ضروری ہے جس میں کثرت سے دکانیں ہوں اور اس کی آبادی قصبہ کے برابر ہو، اگر سب مرد و عورت و بچے ملا کر تین ہزار نفوس تک اس کی آبادی پہنچ جائے تو وہاں جمعہ اور عید پڑھنا درست ہے۔

عید کی نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے کے بعد (جس کا اندازہ پندرہ منٹ ہے) اشراق کی نماز کے وقت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے اور زوال یعنی سورج کے ڈھلنے تک رہتا ہے مگر عید الاضحیٰ کو جلدی پڑھنا تاکہ نماز کے بعد قربانی جلدی ہو سکے مستحب ہے، نماز عید سے پہلے نہ اذان کہی جاتی ہے نہ اقامت، عید الاضحیٰ میں عید کے بعد اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھانا بھی مستحب ہے۔

شہر کی مسجد میں اگر گنجائش ہو تب بھی باہر عید گاہ میں نماز ادا کرنا افضل ہے اور ایک شہر کے کئی مقامات پر نماز عید کا پڑھنا جائز ہے، بقرہ عید کی نماز کے بعد بھی بعض کے نزدیک تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے اس لئے عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی یہ تکبیر کہی جائے، جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد ناخن کٹوانے اور حجامت بنوانے سے دسویں تاریخ تک رکا رہے۔

قربانی کی عظمت و فضیلت

قربانی ایک اہم اور بڑی بابرکت عبادت ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے احادیث کے اندر اس کی بڑی فضیلت آئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں دس سال تک قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال برابر قربانی

کرتے رہے اور مسلمانوں کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔ جو شخص واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے حدیث میں اس کیلئے سخت وعید فرمائی گئی ہے اسی لئے جمہور علماء کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے بدن پر جتنے بال ہیں ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ذبح کرتے وقت جو قطرہ زمین پر گرتا ہے اس کے گرنے سے پہلے ہی اللہ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے، تو خوب خوشی سے اور دل کھول کر قربانی کرو۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہو یعنی جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہو یا اتنی قیمت کا مال تجارت ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال واسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے تو اس پر بھی قربانی اور صدقہ واجب ہو جاتے ہیں اور قربانی کے اس مذکورہ نصاب پر سال کا گذرنا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے دنوں میں جس وقت بھی کسی مسلمان مرد و عورت، عاقل بالغ مقیم کے پاس قربانی کا نصاب ملک میں آجائے گا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔ جتنے مال پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے اتنے مال ہونے پر بقرہ عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو تو اس پر قربانی کرنا تو واجب نہیں لیکن اگر پھر بھی کر دے تو بہت ثواب ہے۔

قربانی کا وقت

بقرہ عید کی دسویں سے لے کر بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے

سے پہلے تک قربانی کا وقت ہے ان دنوں میں جس وقت چاہے قربانی کر دے
مگر رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں ہے، شہر میں اگر کسی نے بقرہ عید کی نماز سے پہلے
قربانی کر دی تو اس کو دوبارہ کرنا ضروری ہے۔ ایسے دیہات میں جہاں شرعاً جمعہ
اور عید پڑھنی درست نہ ہو اگر دسویں کی صبح صادق کے بعد بھی قربانی کر دی گئی
تو صحیح اور درست ہے۔ جس شہر میں عید کی نماز کئی جگہ پڑھی جاتی ہو وہاں قربانی
کے صحیح ہونے کیلئے صرف ایک جگہ نماز کا ادا ہو جانا کافی ہے۔

قربانی کے جانور

بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹنی، اونٹ،
صرف انہی جانوروں کی قربانی جائز ہے۔ مرغی یا مرغا قربانی کی نیت سے ذبح
کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

قربانی کے جانوروں کی عمریں

بکرا، بکری سال بھر سے کم اور گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال سے
کم اور اونٹ، اونٹنی پانچ سال سے کم عمر کا جائز نہیں۔ اور بھیڑ، دُنبہ چکتی دار ہو یا
بے چکتی ہو اگر ایسا فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو چھ مہینے کا بھی جائز ہے،
اور اگر ایسا فربہ نہ ہو تو پھر سال بھر سے کم کا جائز نہیں۔

قربانی کے جانوروں کے عیب

جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا بعد میں ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی
قربانی جائز ہے ہاں اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔
جس جانور کے دونوں کان تھوڑے کٹے ہوئے ہوں یا کان میں کئی سوراخ ہوں
جو جمع کرنے سے تہائی سے زیادہ ہو جاتے ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ اس جانور کی

قربانی نہ کرے، اسی طرح کان یا دم تہائی سے زیادہ کٹی ہوئی ہو تو قربانی ناجائز ہے۔ جو جانور اندھا ہو یا اس کی ایک آنکھ کی بینائی تہائی سے زیادہ جاتی رہی تو اس کی قربانی جائز نہیں، جس جانور کی ناک کٹی ہو اس کی قربانی جائز نہیں، جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں اس کی قربانی ناجائز ہے اور اگر اس قدر باقی ہیں کہ گھاس وغیرہ چر سکتا ہے تو جائز ہے، جس جانور کی زبان تہائی سے زیادہ کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ جس جانور کے تھن بالکل کٹے ہوئے ہوں یا ایک تھن تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو اس کی قربانی جائز نہیں یہ حکم بھیڑ اور بکری کا ہے ،گائے ،بھینس اونٹنی کے ایک تھن ختم ہو جانے کی وجہ سے قربانی درست ہے البتہ دو تھن ختم ہو گئے تو قربانی درست نہ ہو گی (عالمگیری)

قربانی کا گوشت اور کھال

قربانی کے گوشت کا خود کھانا اور رشتہ داروں، مالداروں اور فقیر محتاجوں میں تقسیم کرنا سب جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تہائی گوشت سے کم خیرات نہ کرے لیکن اگر کسی نے تہائی سے کم خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں۔ قربانی کا گوشت بیچنا مکروہ ہے، اسی طرح قربانی کے سری پائے اور اس کی چربی کا بیچنا حلال نہیں، اگر کسی نے ان چیزوں کو بیچ دیا ہو تو ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ قربانی کی کھال بعینہٖ ڈول مصلّٰی وغیرہ بنا کر خود استعمال کرنا بھی جائز ہے اور کسی امیر کو دے دینا بھی جائز ہے، اور قربانی کی کھال سے جائے نماز، مشک، چھلنی وغیرہ بنانا بھی درست ہے البتہ اگر اس کو پیسوں کے ساتھ فروخت کر دیا تو اب اس کی قیمت کو خود استعمال نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی امیر کو دے سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دیا جائے اور اس صدقے کے مستحق لوگ وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

قربانی کی قضا

اگر کسی شخص نے گذشتہ سالوں کی واجب قربانی ادا نہ کی ہو اس کو ہر سال کی قربانی کے عوض میں قربانی کی قیمت کا صدقہ میں دینا واجب ہے، ایام قربانی کے بعد قربانی نہیں کرسکتا۔

قربانی کے چند متفرق اور اہم مسائل

(1) قربانی کے دنوں میں جانور کے ذبح کرنے سے ہی قربانی ادا ہوتی ہے جانور کے زندہ صدقہ کرنے یا اس کی قیمت خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی (2) مسافر شرعی جو 77 کلومیٹر کی مسافت کے ارادہ سے سفر شروع کرچکا ہو اس پر قربانی واجب نہیں ہے (3) قربانی جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اگر کسی عورت کی ملکیت میں اتنا مال ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے تو عورت پر بھی قربانی واجب ہے (4) خصی جانور کی قربانی درست بلکہ افضل ہے (5) مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں جائز عیبوں میں سے بھی کوئی عیب نہ ہو (6) مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور اگر خود ذبح نہ کرسکے تو دوسرے کو حکم کرے اور خود ذبح کے وقت حاضر رہے اگر وہاں کوئی غیر محرم نہ ہو تو عورت کو بھی اپنی قربانی کے پاس کھڑا ہونا مستحب ہے (7) مرتد، زندیق اور قادیانی کا ذبیحہ حرام ہے ان سے ذبح نہ کرائیں نہ قربانی کے موقع پر اور نہ ہی کسی اور وقت (8) اہل تشیع جن کے عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہوں ان کا ذبیحہ حرام ہے ایسے لوگوں کو قربانی میں شامل نہ کیا جائے ورنہ کسی کی قربانی بھی درست نہ ہوگی (9) مدارس اسلامیہ کے طلبہ چرم قربانی اور فروخت کردینے کی صورت میں اس کی قیمت کیلئے بہترین مصرف ہیں کہ اس میں صدقہ کا ثواب

بھی ہےاور علم دین کا احیاء بھی مگر کسی خدمت اور معاوضہ میں اس کا دینا جائز نہیں (10) چرم قربانی اوراس کی قیمت سے مساجد اور رفاہ عامہ، مسافر خانہ، ہسپتال، سڑک وغیرہ پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے (11) جو جانور کسی کو حصہ میں پرورش کیلئے دیا گیا ہو تو یہ جانور اس پرورش کرنے والے کی ملک نہیں ہے اس لئے اس کو پرورش کرنے والے سے نہ خریدا جائے بلکہ اصلی مالک سے خریدا جائے (12) ذبح کرنے والے کو ذبح کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک بغیر عذر کے مکروہ ہے (13) قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں البتہ ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ضروری ہے (14) بہتر یہ ہے کہ جانور کو قبلہ رخ لٹا کر پہلے یہ دعا پڑھے: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآاَنَامِنَ الْمُشْرِكِیْنَ، اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَاالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (15) چرم قربانی کی قیمت کو مسجد کی مرمت پر لگانا یا مزدوری میں دینا جائز نہیں بلکہ خیرات کرنا ضروری ہے (16) قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کا زکوٰۃ کے مستحق افراد کو دینا واجب ہے لہٰذا اپنی بیوی، ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی وغیرہ جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو یہ رقم دینا جائز نہیں ہے اسی طرح بیوی بھی اپنے خاوند کو چرم قربانی کی قیمت نہیں دے سکتی (17) جو مسلمان مرد و عورت

اتنے مال کا مالک ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے جب تک اتنا مال اس کی ملکیت میں رہے گا اس پر ہر سال قربانی واجب ہوگی صرف ایک سال قربانی کر دینا کافی نہیں ہے (18) اگر کئی بھائی مشترک کاروبار کرتے ہوں اور ان کا کھانا پینا اور اخراجات بھی مشترک ہوں تو جو کچھ مال اس مشترک کاروبار سے حاصل ہوا اس میں سے اگر ہر بھائی کے حصہ میں اتنا مال آتا ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہو تو ہر بھائی کے ذمہ جدا جدا قربانی واجب ہوگی اور اگر اتنے مال سے کم حصے میں آتا ہو تو کسی کے ذمہ بھی واجب نہیں ہے (19) اگر والد کی موجودگی میں اس کے ساتھ شریک ہو کر کئی بیٹے کاروبار کرتے ہوں اور کھانا پینا سب کا ایک جگہ ہو تو کل مال والد کا ہوگا اور اسی کے ذمہ قربانی واجب ہونگی ہاں اگر کسی بیٹے کی ملکیت میں کسی اور ذریعہ سے بقدر نصاب ہو تو اس بیٹے یا اس بیٹے کی بیوی پر علیحدہ قربانی واجب ہوگی (فتاویٰ دار العلوم ص۲۳۰ ج ۲) (20) قربانی کا جانور اگر شہر میں ہے تو پھر چاہے قربانی کرنے والا گاؤں میں ہو تو عید کی نماز سے پہلے ذبح کرنا درست نہیں۔ اور اگر قربانی کا جانور گاؤں میں ہو تو اس کا نماز عید سے پہلے صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہے (21) اگر کسی شخص کا حصہ اس کی اجازت کے بغیر مقرر کر لیا گیا ہو تو اگر ذبح کرنے سے پہلے اس کی اجازت حاصل کر لی گئی تب تو قربانی درست ہو جائے گی ورنہ دوسرے حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی، ہاں اگر اس کی طرف سے قربانی کر کے ثواب پہنچانا چاہے تو اس کی اجازت کی ضرورت نہیں دوسرے کی طرف سے واجب قربانی ادا ہونے کیلئے اس کی اجازت شرط ہے (22) اگر قربانی کے تین دنوں میں خرید کر جانور کو قربانی کیلئے متعین کر دیا گیا ہو اب اس کے بدلے میں دوسرا جانور اتنی

ہی قیمت سے خرید کر قربانی کرنا بھی مکروہ ہے اور اگر اسے کم قیمت پر خریدا ہو تو باقی رقم صدقہ کرے (23) قربانی خریدتے وقت قربانی کی نیت کی مگر ذبح بغیر نیت کے کر دیا تو قربانی ہو جائیگی خریدتے وقت جو نیت تھی وہی کافی ہے (24) اگر جانور کا فروخت کرنے والا اس کی عمر پوری بتلاتا ہے اور ظاہری حالات اس کے بیان کو جھٹلاتے نہیں تو اس کا اعتبار کر لینا جائز ہے (25) حاملہ جانور کی قربانی درست ہے، البتہ جو جانور بچہ دینے کے قریب ہو اس کو ذبح کرنا مکروہ ہے (26) قربانی کرنے والے نے ذبح کرنے والے کے ساتھ چھری ہاتھ میں پکڑی اب ذبح کے وقت ان دونوں میں سے اگر ایک نے بھی دانستہ بسم اللہ چھوڑ دی تو جانور حرام ہو جائے گا (27) کسی نے میت کو ثواب پہنچانے کیلئے اپنے مال میں سے قربانی کی تو اس گوشت میں سے کھانا اور کھلانا تقسیم کرنا سب درست ہے، اگر میت کی وصیت پر اس کے ترکہ میں سے قربانی کی گئی ہو تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کر دینا واجب ہے (28) قربانی کی کھال اور گوشت وغیرہ سے قصاب کو اجرت دینا منع ہے (29) ایسے دبلے کمزور جانور کی قربانی ناجائز ہے جس کی ہڈی میں گودا نہ رہا ہو اگر اتنا کمزور نہ ہو تو جائز ہے (30) بعض لوگ چرم قربانی کی قیمت بیوہ عورتوں کو دے دیتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ ان کے پاس سونا چاندی کا زیور یا نقدی تو بقدرِ نصاب نہیں ہے۔

اسی طرح یہ دستور ہے کہ اس کی قیمت کو بہنوں وغیرہ کا حق سمجھا جاتا ہے اور مالدار بہنوں بیٹیوں کو دے دیتے ہیں یہ درست نہیں البتہ بیوہ عورت یا بہن اگر غریب ہو تو اس کو دے سکتے ہیں۔